# تذکرۂ شیخ نعمت اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی

پیشکش مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

مکہ مکرمہ کے مشہور دحلان خاندان کے جدِّ اعلیٰ

# تذکرہ
# شیخ نعمت اللہ مہاجر مکی

مصنف

رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

# کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے، ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)


نام کتاب: تذکرہ شیخ نعمت اللہ مہاجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ

مؤلف رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

صفحات : 27

اشاعتِ اول: فروری 2026

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

# فہرست


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| حضرت شیخ سیّد نعمتُ اللہ جیلانی مہاجر مکی | 4 |
| پیدائش و وطن | 4 |
| کس قول کو ترجیح دی جائے؟ | 12 |
| خاندان و نسب | 13 |
| پرورش، اسفار اور مشائخ | 13 |
| تذکرہ شیخ سید ابو بکر باعلوی | 14 |
| شیخ نعمت اللہ قادری کا شجرۂ طریقت | 15 |
| مکہ مکرمہ میں حاضری و قیام | 16 |
| صاحبِ کرامات بزرگ | 19 |
| مکہ مکرمہ کے علما کا مستفیض ہونا: | 22 |
| وفات و مزار | 24 |
| آل اولاد | 25 |
| ماخذ و مراجع | 27 |




www.dawateislami.net

# حضرت شیخ سیّد نعمتُ اللہ جیلانی مہاجر مکی

مکہ مکرمہ کے مشہور دحلان خاندان کے جدِّ اعلیٰ حضرت شیخ سیّد نعمت اللہ حسنی جیلانی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری میں خاندانِ غوث الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی کے اہم فرد، عالمِ دین، سلسلۂ قادریہ و علویہ کے شیخِ طریقت، مکہ مکرمہ کے مشہور ولیِ کامل، صاحبِ کرامات اور کثیرُ الفیض تھے۔

## پیدائش و وطن

حضرت شیخ سید نعمت اللہ حسنی مہاجر مکی کی پیدائش میں دو اقوال ہیں کہ آپ کی پیدائش 970 یا 973 ہجری میں ہوئی۔ اکثر نے 973 ہجری لکھا ہے اور اسے ہی ترجیح دینی چاہیے۔ اسی طرح مقامِ پیدائش میں بھی مؤرخین دو حصوں میں تقسیم ہیں، جن مصادر تک راقم کی رسائی ہوئی ان میں چار نے آپ کا مقامِ پیدائش ہند اور دیارِ ہند جبکہ پانچ نے بغداد تحریر کیا ہے۔

مزید تفصیل ملاحظہ کیجئے:

شیخ محمد بن ابو بکر شلی حضرمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1093ھ)[1] نے آپ کی جانب

[1] جمال الملت والدین حضرت شیخ سید محمد بن ابو بکر شلی حسینی باعلوی کی پیدائش 15 شعبان 1030ھ کو تریم حضرموت یمن کے علمی سادات آلِ باعلوی خاندان میں ہوئی، دس سال کی عمر میں حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرکے مروجہ علومِ اسلامیہ کی تحصیل میں مصروف ہوگئے۔ جن مقامی علما سے استفادہ کیا ان میں سے شیخ فخر الدین ابو بکر، سید عبدُ الرحمن بافقیہ، شیخ ابو بکر عیدروس، شیخ احمد بن

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

ہند کی نسبت کی صراحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا: یہ ہند میں پیدا ہوئے۔[1]

دوسرے مقام پر آپ کے نام کے ساتھ ہندی کی نسبت کا التزام کیا ہے۔[2]

---

حسین بافقیہ اور شیخ حسین بن عبدُ الرحمن حبشی ہیں۔ یمن میں علم حاصل کرنے بعد آپ نے ہند کا سفر کیا اور وہاں کے علما و مشائخ سے اکتسابِ علم کیا، پھر آپ حجازِ مقدس حاضر ہوئے، یہاں آپ نے قاضیِ مکہ شیخ تاج الدین فقیہ مالکی، خطیب المدنی شیخ احمد بن عبدُ اللہ البری حنفی، شیخ صفی الدین احمد قشاشی، شیخ حسین جمل اللیل، شیخ زین العابدین بن عبدُ القادر طبری، شیخ الاسلام عبدُ العزیز زمزمی، امام الحرمین شیخ ابو مہدی عیسیٰ مغربی ثعالبی اور شیخ محمد بن علی علان صدیقی وغیرہ 70 علما و مشائخ سے استفادہ کیا۔ بالآخر آپ نے مکہ مکرمہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور مسجدِ حرام میں تدریس کرنے لگے۔ آپ جید عالمِ دین، فقیہ و محدث، مؤرخ، فلکی و ریاضی دان تھے۔ یہاں آپ سے کثیر طلبہ و علمانے شرفِ تلمذ پایا۔ بعض نے مختلف سلاسل میں خلافت حاصل کی اور خرقہ پہنا۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں محدثِ حجاز شیخ حسن بن علی عجیمی، شیخ ابو بکر السقاف، شیخ احمد بن علوی جمل اللیل، شیخ ادریس الشماع مکی، مفتیِ مکہ شیخ امام الدین مرشدی مالکی، شیخ علی بن تاج الدین مکی، شیخ الاسلام علامہ مصطفی بن فتح اللہ حموی مکی شافعی اور شیخ سالم بن ابو بکر بن شیخان وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی 21 تصانیف میں عقد الجواہر و الدرر، ذیل النور السافر فی اخبار القرن العاشر اور المشرع الروی نمایاں ہیں۔ آپ نے بروز پیر 19 ذوالحجہ 1093ھ مطابق 1682ء کو مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ علامہ شیخ احمد بشبیشی نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین جنت المعلیٰ میں احاطۂ آلِ باعلوی شیخان میں کی گئی۔ (عقد الجواہر والدرر، 1/38تا105)

❶ عقد الجواہر والدرر فی اخبار القرن الحادی عشر، 1/467

عقد الجواہر شیخ محمد بن ابو بکر شلی حضرمی مکی کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کو مرکز الملك فيصل للبحوث و الدراسات الاسلامیہ ریاض نے عبدُ الرحمن الزینی اور راشد القحطانی کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں 1435ھ مطابق 2014ء میں شائع کیا ہے۔

❷ عقد الجواہر والدرر، 1/245



www.dawateislami.net

✍ **شیخ محمد امین محبی دمشقی** رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1111ھ)[1] نے تحریر فرمایا: آپ ہند میں پیدا ہوئے۔[2]

---

❶ شیخ محمد امین محبی دمشقی، حنفی عالمِ دین، ماہر ادیب و شاعر اور بہترین مؤرخ تھے۔ آپ کی پیدائش 1061ھ دمشق شام میں ہوئی۔ گیارہ سال کی عمر میں قرآنِ پاک ختم کیا۔ آپ نے شیخ ابراہیم فتال کی شاگردی اختیار کی اور ان سے علومِ اسلامیہ میں مہارت حاصل کی، پھر آپ نے دمشق سے بروسہ ترکی کا سفر کیا اور وہاں شیخ الاسلام محمد بن عبدُ الرحیم بروسی کی صحبت میں رہے، پھر بلادِ رُوم مثلاً: استانہ اور ادرنہ وغیرہ کا سفر کیا اور مختلف علما سے استفادہ کیا۔ واپس دمشق تشریف لائے اور تصنیف و تالیف کی تربیت پائی۔ اس کے بعد حجازِ مقدس کا سفر کیا اور یہاں کے علما بالخصوص شیخ حسن عجیمی اور شیخ احمد نخلی مکی سے اجازات لیں، یہاں آپ کو قاضی مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد مصر گئے اور وہاں کے علما شیخ زین الدین بکری سے استفادہ کیا، یہاں بھی آپ قاضی مقرر ہوئے، پھر دمشق آکر مدرسہ ٔ امنیہ میں تدریس کرنے لگے۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں شیخ عبدُ الغنی نابلسی، فقیہ علاؤ الدین حصکفی، شیخ محمد عباسی خلوتی شامل ہیں۔ آپ کی 20 تصانیف میں خلاصة الاثرفی اعیان القرن الحادی عشر، جنی الجنتین فی تمییز نوعی المثنیین، قصد السبیل فیما فی اللغة العربیة من الدخیل اور نفحة الریحانہ و رشحة طلاء الحانة مشہور ہیں۔ آپ نے 18 جمادی الاولیٰ 1111ھ میں وصال فرمایا۔ تدفین تربتِ ذہبیہ دمشق شام میں کی گئی۔ قریب ہی عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابو شامہ عبدُ الرحمن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔

(قصد السبیل، ص11تا14...اعلام للزرکلی، 6/41)

❷ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، 4/ 455، 458

خلاصۃ الاثر شیخ محمد امین محبی دمشقی، حنفی کی تصنیف ہے جسے مختلف مطابع نے چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس میں گیارہویں صدی ہجری کے علما، مشائخ، ادبا، شعرا اور اُمرا کے حالات کو جمع کیا گیا ہے۔ میرے پیشِ نظر جو نسخہ ہے اسے المطبعة الوھبیة نے 2012ء میں مصطفیٰ وھبی کی تحقیق سے چار جلدوں پر شائع کیا ہے جس کے کل صفحات 2020 ہیں۔



www.dawateislami.net

✍ **شیخ عبدُ الملک عصامی** رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1111ھ)[1] نے لکھا: آپ کی پیدائش ہند میں ہوئی۔[2]

✍ بقول **شیخ محمد بن علی مکی** رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1120ھ)[3]: دیارِ ہند میں پیدا

---

❶ شیخ عبدُ الملک بن حسین عاصمی مکی، شافعی کی پیدائش 1049ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی اور یہیں 1111ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مدرسِ مسجدِ حرام، مؤرخ، ادیب، شاعر اور نظم و نثر میں ماہر تھے۔ آپ کی تحریر کردہ کتب سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، قید الاوابد من الفوائد و العوائد (دو جلدیں)، شرح الخزرجیہ فی العروض (مخطوط) ہیں۔
(سمط النجوم، 1/40...سلک الدرر، 3/139)

❷ سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، 4/461
سمط النجوم علمِ تاریخ پر مختصر اور جامع کتاب ہے۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ میرے پیشِ نظر دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخے کی پی ڈی ایف ہے جسے 1419ھ مطابق 1998ء کو شائع کیا گیا ہے۔ پہلی جلد میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے اہم انبیائے کرام کا تذکرہ ہے، اس کے بعد اہلِ قریش اور سیدُ الانبیا، حضرت محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سیرت اور خاندانِ مصطفےٰ کا تفصیلی بیان شاملِ کتاب ہے۔ دوسری جلد تمام غزوات و سرایا اور خلافتِ خلفائے راشدین کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ تیسری جلد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ذکرِ خیر سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد اموی و عباسی خلفا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا اختتام سلطان صلاح الدین ایوبی کی حکومت پر کیا گیا ہے۔ چوتھی جلد سلطنتِ ایوبی، سلطنتِ عثمانی اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ خاتمہ اشرافِ مکہ، ان کی حکومت اور اس زمانے کے مشاہیر علما و مشائخ وغیرہ کے تذکروں پر مشتمل ہے۔

❸ مصنف تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن شیخ محمد طبری مکی کی پیدائش مکہ مکرمہ کے ایک علمی گھرانے میں 1110ھ کو ہوئی۔ حفظِ قرآن کے بعد شیخ الاسلام شیخ عبد القادر صدیقی مکی اور شیخ اسلم حنفی سلیمانی سے علوم و فنون کے متون یاد کئے، جبکہ اسباقِ حدیث خاتمۃ المحدثین شیخ عبد اللہ بن سالم

(باقی اگلے صفحہ پر)☜



www.dawateislami.net

ہوئے۔[1]

شیخ احمد قطان مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1109ھ)[2] رقم طراز ہیں: 973ھ کو

بصری سے پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے، نیز کافی عرصہ شیخ ادریس بن احمد صعدی شافعی کی صحبت پائی۔ ان کے والد شیخ علی بن فضل مکی مسجدِ حرام میں مقامِ ابراہیم کے امام تھے۔ 1120ھ میں ان کی وفات ہوئی تو شیخ محمد طبری ان کی جگہ مقامِ ابراہیم کے امام مقرر ہوئے۔ یہ وسیعُ الاِطّلاع مؤرِخ اور بہترین ادیب تھے۔ اس کتاب کے علاوہ ان کی کتب میں عقد الجمان فی سلطنۃ آل عثمان، الحجۃ الناھضۃ فی ابطال مذھب الرافضۃ، امتاع البصر و القلب و السمع فی شرح المعلقات السبع شامل ہیں۔ (تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، ص17 تا 25)

❶ تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، 2/69

تاریخ مکہ شیخ محمد بن علی بن فضل مکی کی تصنیف ہے، اسے دار الکتاب الجامی قاہرہ مصر نے ڈاکٹر محسن محمد حسن سلیم کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دور سے مصنف کے دور یعنی بارہویں صدی ہجری تک کے حکمرانوں کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ ضمناً رجالِ مکہ کا بھی ذکرِ خیر کیا گیا ہے۔

❷ عارف باللہ حضرت شیخ احمد بن محمد قطان مالکی مکی کی پیدائش تقریباً 1050ھ میں ہوئی۔ والد صاحب بچپن میں انتقال کر گئے، لہٰذا والدہ نے تربیت کی۔ آپ نے علمائے مکہ بالخصوص شیخ ابراہیم القداس مکی کی صحبت اختیار کی۔ ذہانت و فطانت کی وجہ سے تمام علوم میں مہارت پائی۔ آپ مقامِ مالکی، مسجدِ حرام میں تدریس فرمایا کرتے تھے۔ کثیر علمائے کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ علامۃ العصر اور استاذ المحققین تھے۔ آپ فقرا و صوفیہ سے محبت کرتے اور عاجزی و حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے۔ آپ سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔ اپنی وفات کی خبر پہلے ہی دے دی تھی۔ شبِ جمعہ 16 ربیع الآخر 1109ھ کو شیخ حسن عجیمی کا مکان آپ پر گر گیا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ آپ شعر بھی کہا کرتے تھے۔ تصانیف میں تنزیل الرحمات علی من مات من رجال القرن الثالث عشر یادگار ہے۔ آپ کے جنازے میں کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ تدفین جنت المعلیٰ میں کی گئی۔ آپ کی اولاد

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

بغداد میں پیدائش ہوئی، وہیں پرورش پائی اور قرآنِ پاک حفظ کیا۔[1]

بقول شیخ حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1113ھ)[2] غالباً آپ کی

میں کئی علما و صلحا ہوئے۔ آپ کا گھر بیت القطان علم و عرفان کا مرکز رہا۔
(تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، 2/208... مختصر نشر النور، 111، 112)

❶ تنزیل الرحمات علی من مات من رجال القرن الثالث عشر، 2/176

تنزیل الرحمات شیخ احمد قطان مکی مالکی کی کتاب ہے جس کا مخطوط مکتبۃ الحرم مکی میں ہے، اس پر کچھ اضافہ شیخ عبدُ الستار دہلوی، مہاجر مکی نے فرمایا ہے۔ (اعلام للزرکلی، 8/297)

❷ شیخ الشیوخ، محدثِ حجاز، مسند و فقیہ العصر شیخ ابو الاسرار و ابو البقاء حسن بن علی عجیمی کی ولادت 10 ربیع الاول 1049ھ کو مکہ مکرمہ کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ ایک سال کے تھے تو والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ نو سال کی عمر میں حفظِ قرآن کی سعادت پائی۔ آپ نے علمِ قراءت شیخ محمد بخاری، علمِ فقہ شیخ ابراہیم بیری مکی، علمِ حدیث و تفسیر وغیرہ شیخ عیسیٰ ثعالبی اور مزید 73 علما و مشائخ مثلاً: علامہ ملا جیون احمد امیٹھوی، فقیہ العصر شیخ علی اجھوری مالکی، شیخ شہاب الدین احمد خفاجی حنفی، شیخ عبد الغنی نابلسی، شیخ محمد بن عبد الرسول برزنجی، شیخ احمد قشاشی مالکی، شیخ محمد علی علان صدیقی، شیخ ابراہیم کورانی، شیخ محمد بن سلیمان رودانی اور شیخ سید محمد بن ابو بکر شلی مکی وغیرہ سے استفادہ کیا، اجازات و اسناد لیں اور علوم و فنون میں کمال پایا۔ آپ نے مسجدِ حرام کے بابُ الوداع اور بابِ اُمِّ ہانی میں اپنے آخر الذکر استاذ صاحب کی مسند پر تدریس کا آغاز فرمایا اور اس میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ کثیر علما نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کی شہرت نہ صرف عالمِ عرب بلکہ دنیا بھر میں ہوئی۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں شیخ تاج الدین دھان حنفی، فقیہ عبد القادر صدیقی، شیخ محمد وفد اللہ مالکی، شیخ محمد بن عقیلہ، علامہ محمد حیات سندھی، شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کورانی اور شیخ ابو طیب محمد سندھی مہاجر مدنی وغیرہ شامل ہیں۔ تدریس کے ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ فرمائی۔ آپ کی 60 تصانیف میں خبایا الزوایا، اھداء اللطائف من اخبار الطائف، النفح المسکی فی عمرۃ المکی اور بغیۃ الوعاۃ من مسألۃ البغاۃ طبع شدہ ہیں۔ آپ کا وصال 3 شوال 1113ھ مطابق 1702ء کو

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

پیدائش 970ھ کے بعد بغداد میں ہوئی اور یہیں پرورش پائی۔[1]

شیخ محمد بن احمد صبَّاغ مالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1321ھ)[2] نے لکھا ہے: 973ھ کو بغداد میں پیدائش ہوئی۔[3]

---

طائف میں ہوا اور تدفین احاطۂ مزارِ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں کی گئی۔(مختصر نشر النور و الزھر، ص167 تا 173...اعلام للزرکلی، 2/205... نظم الدرر، ص80...مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء، ص6 تا 54)

❶ خبایا الزوایا، ص 121

زوایا التصوف و الصوفیۃ المسمیٰ خبایا الزوایا کا دوسرا نام خبایا الزوایا فی تراجم اھل الکرامات و المزایا ہے۔ یہ شیخ ابو الاسرار حسن بن علی عجیمی کی مشہور تصنیف ہے، جسے مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ قاہرہ مصر نے 1430ھ مطابق 2009ء میں 416 صفحات پر ڈاکٹر احمد عبد الرحیم السائح اور توفیق علی وھبہ کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ میرے پاس خبایا الزوایا کے جس نسخے کی پی ڈی ایف ہے وہ معروف علمی پبلشر برِل (Brill) لیڈن، نیدرلینڈز کا شائع شدہ ہے۔ اس پر تحقیق و تقدیم کا کام ناصر ضمیریہ نے کیا ہے۔ کتاب کے کل صفحات 521 ہیں، اس کے بعد 77 صفحات پر محقق کا انگلش میں مقالہ ہے۔

❷ صاحبِ تحصیل المرام حضرت شیخ محمد بن احمد صبَّاغ مالکی مکی تیجانی کی پیدائش 1243ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ خاندان کا تعلق مصر سے تھا، پھر وہ ہجرت کرکے مکہ آگیا۔ آپ مسجدِ حرام میں حفظِ قرآن کر کے مفتی سید احمد دحلان مکی، شیخ عبد القادر مشاط مالکی اور مفتیِ مالکیہ شیخ حسین مالکی وغیرہ سے علوم و فنون حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ مؤرخ، ذہین و فطین اور مراکش کے حجاج کی راہ نمائی کیا کرتے تھے۔ آپ کا وصال 78 سال کی عمر میں 1321ھ میں ہوا۔(تحصیل المرام، ص7 تا 10)

❸ تحصیل المرام فی اخبار البیت الحرام والمشاعر العظام و مکۃ والحرم وولاتھا الفخام، ص 683

تحصیل المرام حضرت شیخ محمد بن احمد صبَّاغ مالکی مکی کی تصنیف ہے، اسے مکتبۃ الاسدی مکۃ المکرمۃ نے عبد الملک بن عبد اللہ ابنِ دہیش کی تحقیق کے ساتھ دو اجزا پر مشتمل ایک جلد میں 1424ھ میں شائع کیا ہے۔ اس کے کل صفحات 1073 ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ کی مکمل تاریخ، تعمیرات، مقامات،

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

✍ بقول صاحبِ نشر النور شیخ عبد اللہ مرداد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1343ھ)[1]:

صاحبِ مترجم کی پیدائش 973ھ کو بغداد میں ہوئی۔[2]

✍ شیخ عبد اللہ بن محمد غازی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1365ھ)[3] تحریر فرماتے

---

فضائل، مدارس، حکمران اور رجال پر مشتمل ہے۔

❶ شَیخُ الخُطباء والاَئِمّہ، امام الحرم حضرت شیخ عبدُاللہ ابوالخیر مِرداد مکی حنفی قادری کی ولادت 1285ھ کو مکہ شریف میں ہوئی اور شہادت طائف میں (غالباً یکم صفر) 1343ھ کو ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، حنفی فقیہ، مؤرّخ، مصنف، مدرس اور مکّہ شریف کی مؤثر شخصیت تھے۔ علمائے مکّہ کے حالات و کرامات پر مشتمل ضخیم کتاب نشر النّور آپ کی یادگار ہے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص31...امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءِ مکّہ مکرمہ، ص21، 89)

❷ نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزھر فی تراجم افاضل اھل مکۃ من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، ص 241

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے خلیفہ حضرت شیخ عبد اللہ مرداد نے اہم ماخذ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مکہ مکرمہ میں پانچ صدیوں میں خدمات سرانجام دینے والوں کا تفصیلی تذکرہ نشر النور و الزھر فی تراجم افاضل اھل مکۃ من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر کے نام سے تیار کیا اور اس کا اختصار صاحب افادۃ الانام حضرت علامہ محدث عبد اللہ بن محمد غازی مکی حنفی نے نظم الدرر کے نام سے تیار کیا۔نظم الدرر کو مکتبۃ الاسدی مکہ مکرمہ نے نثر الدرر کے ساتھ 1435ھ مطابق 2014ء میں شائع کیا ہے۔

❸ شیخ عبد اللہ بن محمد غازی مکی حنفی عالمِ دین، مؤرخ، مسند اور محدث تھے۔ آپ کی پیدائش 1290 یا 1291ھ کو مہاجر ہندی خاندان میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ نے یتیمی کی حالت میں تربیت پائی۔ حفظِ قرآن کرکے بارہ سال کی عمر میں مسجدِ حرام میں نمازِ تراویح پڑھائی۔ آپ کو اردو، عربی اور فارسی میں مہارت حاصل تھی۔ آپ نے مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں داخلہ لیا؛ شیخ عبد السبحان اور علامہ شیخ حضرت نور افغانی سے درسی کتب پڑھیں، پھر حرم میں قائم شیخ تفضل الحق خیاط مرشد آبادی کے حلقۂ درس میں کتبِ فقہ و حدیث مکمل کیں اور اجازت حاصل کی۔ وہ علما جن سے آپ

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

ہیں: 973ھ کو بغداد میں پیدائش ہوئی۔ (1)

## کس قول کو ترجیح دی جائے؟

راقم نے ان تمام مؤرخین کے سنِ پیدائش و وفات کو بغور دیکھا تو شیخ محمد بن ابو بکر شلی حضرمی مکی وہ ہستی ہیں جن کا سنِ پیدائش 1030ھ اور سنِ وصال 1093ھ ہے۔ انہوں نے شیخ سید نعمتُ اللہ قادری کے زمانۂ حیات کے 16 سال پائے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے شیخ کی زیارت بھی کی ہو۔ ان کی کتاب عقد الجواھرو الدرر فی اخبار القرن

---

نے اجازات حاصل کیں ان میں علامہ سید احمد دحلان مکی، شیخ سید حسین حبشی علوی، شیخ عبد الجلیل برادۃ المدنی، شیخ عبد الحق اِلٰہ آبادی مکی، شیخ احمد ابو الخیر بن عثمان عطار مکی اور سید احمد شریف سنوسی وغیرہ شامل ہیں۔ بیعت کا شرف حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے حاصل کیا۔ آپ نے 44 سے زائد مشائخ، مثلاً: علامہ سید دحلان مکی، شیخ سید عبد الحی کتانی، شیخ عمر بن حمدان محرسی مدنی، شیخ عبد الستار صدیقی، شیخ احمد حضراوی شافعی وغیرہ سے مختلف سلاسل میں اجازات حاصل کیں۔ آپ نے ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری۔ آپ بہت خود دار اور صاحبِ زُہد و قناعت تھے۔ اپنے ہاتھ سے کمانے کو پسند فرماتے اور کسی سے سوال نہ کرتے۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں شیخ علوی بن عباس مالکی، سید ابو بکر حبشی اور شیخ حسن مشاط وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی آٹھ کتب میں افادۃ الانام، نظم الدرر اور نثر الدرر علم التراجم سے متعلق ہیں۔ آپ نے بروز جمعرات 5 شعبان 1365ھ کو مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ نمازِ جنازہ شیخ ابو بکر بن سالم البار نے پڑھائی اور جنت المعلٰی میں تدفین کی گئی۔ (افادۃ الانام بذکر اخبار بلد اللہ الحرام، 1/9تا47)

(1) افادۃ الانام بذکر اخبار بلد اللہ الحرام، 2/280

افادۃ الانام علامہ محدث عبد اللہ بن محمد غازی مکی حنفی کی تصنیف ہے، اسے مکتبۃ الاسدی مکۃ المکرمۃ نے عبد الملک بن عبد اللہ ابنِ دہیش کی تحقیق کے ساتھ 7 جلدوں پر 1430ھ مطابق 2009ء میں شائع کیا ہے۔ اس کا عنوان تاریخِ مکہ و رجالِ مکہ ہے۔



www.dawateislami.net

الحادی عشر، صاحبِ ترجمہ کا مصدرِ اول ہے، اسی قدیم مصدر کے قول کو ترجیح دینی چاہئے کہ شیخ نعمتُ اللہ قادری صاحب کی پیدائش ہند میں ہوئی۔ نیز ان کا مرکب نام بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے جبکہ عرب میں عموماً مفرد نام رکھنے کا رواج ہے۔ و اللہ اعلم بالصواب

## خاندان و نسب

تمام مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ خاندانِ غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے: شیخ نعمت اللہ بن عبد اللہ بن محی الدین بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن علی بن احمد بن محمد بن زکریا بن یحیی بن محمد بن عبد اللہ بن الشیخ عبد القادر الجیلانی۔[1] صاحبِ تحصیل المرام نے آخر میں محمد بن عبد اللہ اور حضور غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے درمیان دو واسطوں محی الدین بن صالح کا اضافہ کیا ہے۔[2] مگر ان سے کسی اور نے اتفاق نہیں کیا۔

## پرورش، اسفار اور مشائخ

آپ نے مقامِ پیدائش ہند یا بغداد میں پرورش پائی۔ اکثر مؤرخین نے آپ کے تعلیمی مراحل اور اساتذہ کا تذکرہ نہیں کیا، البتہ! صاحبِ تنزیل الرحمات نے آپ کے حفظِ قرآن کا ذکر کیا ہے جس کا حوالہ گزر چکا ہے۔ آپ نے مقامِ پیدائش سے سفر کا آغاز فرمایا۔ دیارِ ہند، حضر موت اور زبید (یمن) کا سفر کرتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچے اور پھر یہیں مستقل قیام فرمایا۔ حضر موت میں آپ نے تاجُ الاکابر، شیخ الاسلام سید ابو بکر بن سالم

1 خلاصۃ الاثر، 4/455

2 تحصیل المرام، ص683



www.dawateislami.net

السقاف باعلوی حسینی شافعی کی صحبت اختیار کی۔ آپ نے ان کے ہاں مختلف غاروں میں مہینوں مجاہدے کئے، اس دوران آپ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے۔ جب آپ غار سے باہر آئے تو آپ کی زبان پر علوم و معارف جاری تھے۔ شیخ ابو بکر نے آپ کو اپنی ٹوپی اور لباس پہنایا، خلافت سے نوازا اور مکہ شریف جانے کا اشارہ فرمایا۔[1]

## تذکرہ شیخ سید ابو بکر باعلوی

مرشدِ شیخ نعمت اللہ، تاج الاکابر، فخر الوجود، شیخ الاسلام شیخ سید ابو بکر بن سالم سقاف باعلوی، حسینی، شافعی، المعروف صاحبِ عینات کی پیدائش 13 جمادی الاولیٰ 919ھ کو تریم، حضر موت یمن کے باعلوی، حسینی سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی کئی مشائخ نے آپ کے بارے میں مبشرات دی تھیں۔

آپ حفظِ قرآن کے بعد یمن کے کثیر علما و مشائخ سے علومِ اسلامیہ حاصل کرکے متبحر عالمِ دین اور باکرامت ولی اللہ بنے۔ آپ کو اپنے والد شیخ سالم، اساتذہ شیخ شہاب الدین احمد سکران اور شیخ معروف بن عبد اللہ باجمال سے سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں شیخ سید احمد بن علوی باحجدب علوی، شیخ عبد اللہ باقشیر، شیخ عمر بن عبد اللہ بامخرمہ اور شیخ محمد بن محمد بکری شامل ہیں۔

آپ جید عالمِ دین، استاذ العلماء، مصنفِ کتب، مرجعِ خلائق، شیخِ طریقت اور آلِ شیخ کے جدِّ امجد ہیں۔ 946ھ میں آپ عینات شمالی تریم میں آگئے اور تادمِ وفات یہیں مقیم رہے۔ آپ نے یہاں مسجد کی بنیاد رکھی اور لوگوں کی تربیت، تعلیم اور ارشاد میں مصروف ہو

[1] خلاصۃ الاثر، 4/455، خبایا الزوایا، ص 123



www.dawateislami.net

گئے۔ آپ کثرت سے اللہ پاک کے نبی حضرت ہود علیہ السلام کے مزار پر جایا کرتے تھے۔

آپ کے شاگردوں میں آپ کی اولاد کے علاوہ امام احمد بن محمد حبشی صاحبِ شعب، امام عبد الرحمن بن محمد جفری صاحبِ تریس، امام عبد الرحمن البیض صاحبِ شحر، سید یوسف بن عابد حسنی مغربی، علامہ محمد بن سراج الدین باجمال صاحب الغرفۃ، امام جلال الدین المحلی صاحبِ جلالین وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے تصنیف و تالیف کی جانب بھی توجہ فرمائی۔ آپ کی اہم کتب فتح باب المواهب و بغية مطلب الطالب، معراج الارواح الی المنهج الوضاح اور مفتاح السرائر و کنز الذخائر ہیں۔ معتمد قول کے مطابق مشہور و معروف درودِ تاج کے مصنف آپ ہی ہیں۔ آپ کا وصال اتوار کی رات 27 ذوالحجہ 992ھ کو عینات میں ہوا اور یہیں تدفین کی گئی۔ آپ کا خوبصورت مزار مرجعِ خلائق ہے۔ (1)

## شیخ نعمت اللہ قادری کا شجرۂ طریقت

شیخ نعمت اللہ قادری کو کئی سلاسل کی اجازت حاصل تھی، جن میں سے سلسلۂ قادریہ علویہ کا شجرہ تحریر کیا جاتا ہے:

شیخ نعمت اللہ قادری، شیخ ابو بکر سقاف، شیخ معروف باجمّال، شیخ ابراہیم باہرمز، شیخ محمد عثمانی مدنی، شیخ اسماعیل جبرتی، شیخ محمد صوفی، شیخ احمد آمدی، شیخ ابو بکر بن محمد، شیخ احمد اسدی، شیخ الصامت عبد اللہ اسدی، شیخ ابو محمد اسدی، غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی، شیخ ابو سعید مبارک مخرمی، شیخ ابو الحسن ہکاری، شیخ محمد طرطوسی، شیخ عبد الواحد تمیمی، شیخ ابو بکر محمد شبلی، شیخ جنید بغدادی (2)، شیخ سری سقطی، شیخ معروف کرخی،

---

1. مفتاح السرائر، ص2 تا 16...اغلی الجواهر المنتقی من تراجم حاوی جمیع المفاخر، ص25 تا 92
2. اغلی الجواهر المنتقی من تراجم حاوی جمیع المفاخر، ص65، 66



www.dawateislami.net

امام علی رضا، امام موسیٰ کاظم، امام جعفر صادق، امام باقر، امام زین العابدین علی، امام حسین، حضرت علی المرتضیٰ، پیارے آقا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم ورضی اللہ عنہم۔

## مکہ مکرمہ میں حاضری و قیام

شیخ سید نعمت اللہ قادری مکہ مکرمہ میں 1014ھ میں پہنچے اور مسجدِ حرام کے قریب سکونت اختیار کی۔ آپ مسجدِ حرام میں کئی سال خاموشی سے عبادت میں مصروف رہے۔ پھر آپ نے مسجدِ حرام کے شمالی جانب محلہ شعب عامر[1] میں رہائش اختیار کی، یہاں اپنا گھر تعمیر کیا، شادی کی اور اولاد ہوئی۔ یہیں آپ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔

آپ کے ولی ہونے کی شہرت خاص و عام سب میں ہوئی۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک، عظیم مراتب کو پانے والے، روشن کمالات سے مزین اور صفاتِ کمالیہ کے مظہر تھے۔ عوام کے ساتھ خواص بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔

کئی علمانے آپ کی شان میں قصائد لکھے۔ چنانچہ شیخ مصطفیٰ بن فتح اللہ حموی[2] نے اپنی

---

❶ شعبِ عامر مکہ مکرمہ کا ایک وسیع محلہ تھا، جو مسجدِ حرام سے چند منٹ کے فاصلے پر شمالی جانب واقع تھا۔ اس علاقے کو شعبِ عامر کہنے کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں یہاں قریش کی شاخ بنو عامر بن لؤی کے لوگ قیام پذیر تھے۔ ماضی میں یہاں مکہ شریف کے مشہور بازار مثلاً: سوقِ غزہ، سوقِ جودریہ، سوق اللیل وغیرہ، حکومتی ادارے، مثلاً: ادارۃ البرق و البرید (ٹیلی گراف و محکمہ ڈاک) وغیرہ کے دفاتر اور مختلف ہوٹل تھے۔ 1433ھ میں مسجدِ حرام کی توسیع کے لئے اس محلے کو منہدم کر دیا گیا۔

❷ شیخ مصطفیٰ بن فتح اللہ شافعی حموی مکی یمنی کی پیدائش حماہ (شام) میں ہوئی اور 1143ھ میں ذمار (یمن) میں وفات پائی۔ آپ ایک جلیل القدر عالمِ دین، سیّاح، مؤرخ اور ادیب تھے۔ خوش اخلاق اور

(باقی اگلے صفحہ پر)



www.dawateislami.net

کتاب فوائدُ الارتحال[1] میں آپ کے بارے میں علامہ ٔعصر شیخ علی بن ابو بکر جمال مصری مکی[2] کا قصیدہ شامل کیا جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: شیخ نعمت اللہ جیلانی قطبِ وقت، بحرِ معارف، صاحبِ اسرار، بلند ہمت اور عظیم المرتبت ولی اللہ ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو حُسنِ سیرت، بلند مقام اور روحانی کمالات عطا فرمائے ہیں، یہاں تک کہ مشکل ترین امور بھی آپ کی توجہ و عزیمت سے حل ہو جاتے ہیں اور اولیا بھی آپ کے روحانی مرتبے

---

خوش مزاجی آپ کی نمایاں صفات تھیں۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ شام، حجازِ مقدس اور یمن میں گزرا۔ جس بھی ملک اور خطے میں آپ نے سفر کیا، وہاں کے جید علما اور مشائخ سے ملاقاتیں کیں اور ان سے علمی استفادہ کیا۔ ان حضرات کے علاوہ آپ نے گیارہویں صدی ہجری کے دیگر ممتاز علماو مشائخ کے حالات بھی اپنی مشہور تصنیف فوائدُ الارتحال و نتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر میں قلم بند کیے۔ (سلک الدرر، 4/178... اعلام للزرکلی، 7/238)

1. فوائدُ الارتحال میں مصنف نے تقریباً 1810 علما اور مشائخ کا تذکرہ کیا ہے، جو اسے اپنے موضوع پر ایک نہایت اہم اور وقیع ماخذ بناتا ہے۔ اس عظیم تصنیف پر شیخ عبد اللہ محمد الکندری نے تحقیقی کام انجام دیا اور اسے دار النوادر (بیروت، شام، لبنان) کی جانب سے 6 جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

2. نور الملت والدین، حجۃ الاسلام حضرت شیخ علی بن ابو بکر جمال مصری، مکی کی پیدائش 1002ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ حفظِ قرآن کے بعد قراءات اور علومِ اسلامیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے۔ آپ ماہرِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، شاعر و مصنف تھے۔ آپ کے اساتذہ میں علامہ عبد الملک عصامی، سید عمر بن عبد الرحیم بصری، شیخ شہاب الدین خفاجی اور شیخ حسن بن عجیمی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں تدریس کا آغاز فرمایا۔ آپ محقق عالم اور بہترین شاعر و ادیب تھے۔ طلبہ دور دور سے آکر آپ سے پڑھا کرتے۔ آپ کی 22 تصانیف میں فتح الفیاض بعلم الفرائض، قرۃ عین الرائض فی فنی الحساب و الفرائض، فتح الوھاب شرح نزھۃ الاحباب اہم ہیں۔ آپ نے 22 ربیع الآخر 1072ھ کو وصال فرمایا اور جنت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ (خلاصۃ الاثر، 3/128 تا 130)



www.dawateislami.net

کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔ شیخ نعمت اللہ مصیبت زدہ لوگوں کے لئے جائے امید اور دشمنانِ حق کے لئے ہیبت وزحمت ہیں۔ آپ ایسی ہستی ہیں جن کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا نا امید نہیں لوٹتا، کیونکہ آپ اللہ پاک کے خاص بندے اور شیخ عبد القادر جیلانی کے فیض یافتہ خانوادے سے ہیں۔ مجھے اپنی کمزوری، گناہوں اور بے بسی کا اعتراف ہے اور اے شیخ نعمت اللہ! آپ سے شفاعت، دستگیری اور بلاؤں کے زوال کی التجا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام پر درود وسلام ہوں۔[1]

اسی طرح ماہر ادیب شیخ احمد بن فضل باکثیر حضرمی مکی شافعی[2] نے آپ کی شان میں طویل قصیدہ لکھا جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

شیخ نعمت اللہ جیلانی کی بارگاہ شفائے دل، جلائے بصیرت اور سرورِ روح کا سرچشمہ ہے۔ آپ کی حضوری ایک ایسا روحانی سبزہ زار ہے جہاں حسن، بہا، قدسیت اور ہدایت یکجا ہو گئے ہیں۔ آپ کا رہائشی محلہ اور مدفن شعبِ بنو عامر روحانی وادی کی طرح ہے جو وسعت، خیر، علم اور نور سے لبریز ہے، جہاں آنے والوں کے لئے کبھی تنگی نہیں ہوتی۔

شیخ نعمت اللہ قطبِ کائنات، غوثِ بلا، مرکزِ ہدایت اور نورِ عام ہیں۔ آپ کا نور

---

1 فوائد الارتحال ونتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر، ص 231، 232

2 شیخ احمد بن فضل ابو العباس باکثیر شافعی اہلِ حضر موت (یمن) سے تھے۔ آپ کی پیدائش 985ھ اور وفات 1047ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی، نیز تدفین جنت المعلیٰ میں کی گئی۔ آپ حضر موت سے مکہ مکرمہ آئے اور یہیں مقیم ہو گئے۔ آپ مکہ مکرمہ کے ممتاز اور باکمال شاعر، علمِ افلاک کے ماہر اور صاحبِ جاہ وشہرت تھے۔ وسیلۃ المآل فی عدّ مناقب الآل آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (خلاصۃ الاثر، 1/271تا273)



www.dawateislami.net

سورج، چاند اور ستاروں سے بھی بڑھ کر ہے، کیونکہ وہ محض کسی خاص حلقے تک محدود نہیں بلکہ پورے وجود یعنی کائنات کو منور کرتا ہے۔ تمام اولیا، اہلِ بصیرت اور سالکین آپ کے روحانی مقام کا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ مصیبتوں میں فوری مددگار، فقر کو غنا میں بدل دینے والے، دلوں کی تاریکی دور کرنے والے اور حق کے متلاشیوں کے لئے یقینی راہ نما ہیں۔ آپ کا علم، عبادت، زہد اور نسبتِ اہلِ بیت یعنی اولادِ رسول اور سلسلۂ عبد القادر جیلانی نمایاں ہے۔ آپ کی کرامات متواتر، مشاہدہ شدہ اور ناقابلِ انکار ہیں۔ ایک شدید روحانی و نفسیاتی بحران آپ کی توجہ سے فوراً ختم ہو گیا۔ اسی طرح آپ کی باطنی نگاہ سے ایک منکر کی حقیقت منکشف ہوئی اور آپ کی روحانی ہیبت اور کشف ظاہر ہوا۔

شیخ نعمت اللہ امت کے لئے عظیم نعمت ہیں۔ آپ کی اولاد ہدایت، تقویٰ اور کرامت میں آپ کی وارث ہے۔ اللہ پاک آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی نسل کی حفاظت فرمائے۔ یا شیخ! آپ سے مشکلات کے حل، قرض کی ادائیگی، باطنی اصلاح، رزق کی وسعت، اولاد کی صلاح اور حُسنِ خاتمہ کی التجا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام پر درود و سلام ہوں۔(1)

## صاحبِ کرامات بزرگ

آپ ولیِ کامل اور کثیر الکرامات تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں: کراماتی کالمطر یعنی میری کرامتیں بارش (کے قطروں) کی طرح (بے شمار) ہیں۔(2)

---

(1) عقد الجواھر، ص467 تا 471... خلاصۃ الاثر، 4/ 457، 458... فوائد الرحلۃ والسفر، ص232 تا 236

(2) خبایا الزوایا، ص123



www.dawateislami.net

آپ کی مشہور کرامت یہ ہے کہ آپ کسی کو کوئی کام کرنے کو کہتے اور وہ نہ کرتا تو آپ اس کی جانب بخار بھیج دیتے یعنی اس شخص کو بخار ہو جاتا تھا، جس پر وہ معذرت خواہ ہوتا اور آپ کا کام کر دیا کرتا۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ لوگوں کو کئی غیبی خبروں سے آگاہ کر دیا کرتے اور جو فرماتے وہی ہو جاتا۔

ایک مرتبہ شریفِ مکہ ادریس بن حسن مکی[1] اپنے خدام سے ناراض ہو گیا اور انہیں مکے سے نکلنے کا حکم دیا اور آٹھ دن کی مہلت دی۔ یہ لوگ آپ کے پاس آئے اور ساری صورتِ حال بیان کی، آپ نے اپنا قاصد شریفِ مکہ کے پاس بھیجا اور ان کی سفارش کی مگر شریف مکہ نے اس سفارش کو قبول نہ کیا۔

جب آپ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: خدا کی قسم! اے سائلین! تم مکے سے نہیں نکلو گے بلکہ شریفِ مکہ کو نکال دیا جائے گا۔ ابھی دو یا تین دن گزرے تھے کہ دیگر اشرافِ مکہ شریفِ مکہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسے معزول کر کے مکہ مکرمہ کے تمام معاملات اس کے بھتیجے

---

1 شریفِ مکہ سید ابو عون ادریس بن حسن حسینی مکی کی پیدائش سید حسن بن محمد ابو نمی ثانی بن برکات ثانی حسینی مکی کے ہاں 974ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوئی جبکہ 17 جمادی الاخریٰ 1034ھ میں حجازِ مقدس کے شہر حائل کے جبلِ شبر کے قریب وفات پائی۔ یہ بہادر اور اچھے اخلاق کا مالک تھا۔ شرفائے مکہ میں سے یہ کافی رعب و دبدبہ رکھتا تھا۔ یہ 1011ھ میں امیر مکہ بنا اور اس کا بھائی سید فہید بن حسن شریک کار مقرر ہوا۔ امارت کے آخری سال (1034ء) اس کے بھتیجے محسن بن حسین بن حسن اور اس کے درمیان خدام کی وجہ سے منافرت پیدا ہو گئی، اس معاملے میں ادریس نے حد سے تجاوز کیا، جس پر مکہ مکرمہ کے اشراف، علما و فقہا اور اہلِ حل و عقد نے اسے ولایتِ حجاز سے ہٹا کر معاملہ محسن بن حسین کے حوالے کر دیا۔ (خلاصۃ الاثر، 4/390 تا 394)



www.dawateislami.net

محسن بن حسین مکی[1] کے سپرد کر دیئے۔ اس نے اپنے چچا ادریس کو شہر بدر کر دیا۔

ایک مرتبہ شیخ حسن عجیمی کے والدِ محترم شیخ علی بن یحییٰ عجیمی[2] نے شیخ نعمت اللہ قادری سے عرض کی: اے شیخ! مجھے اپنی اولاد پر فاقے کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری اولاد پر کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ شیخ حسن عجیمی فرماتے ہیں: بحمد اللہ! ہم پر کبھی ایسا فاقہ نہیں آیا جو مشقت کا باعث ہو۔[3]

آپ اپنی کرامات کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔ چنانچہ شیخ مصطفی حموی تحریر فرماتے

---

❶ شریفِ مکہ سید محسن بن حسین حسینی مکی کی پیدائش سید حسین بن حسن بن محمد ابونمی ثانی بن برکات ثانی حسینی مکی کے گھر 984ھ میں ہوئی۔ والد حسین اور دادا حسن کی سرپرستی میں تربیت ہوئی۔ دادا نے اس میں موجود قابلیت، شجاعت اور قیادت کی صلاحیت کو پہچان لیا اور اس کے روشن مستقبل کی خبر دی۔ جب یہ جوان ہوا تو جس مہم میں جاتا کامیاب ہو کر آتا۔ یہ اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا اور اپنی شخصی خوبیوں کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔ یہ اپنے چچا ادریس کی امارت میں شریک ہوا۔ 1034ء میں ایسے حالات بن گئے کہ اشرافِ مکہ نے اس کے چچا کو معزول کر کے اسے شریفِ مکہ بنا دیا۔ اس نے حجازِ مقدس میں انصاف کا بول بالا کیا اور اپنے حُسنِ انتظام سے لوگوں کو متاثر کیا۔ رمضان 1037ھ میں جب اسی کے خاندان کے سید احمد بن عبد المطلب نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر لیا تو یہ یمن چلا گیا۔ یوں اس کا تین سال اور آٹھ ماہ پر مشتمل دورِ امارت اختتام پذیر ہوا۔ یمن میں اس نے 5 رمضان 1038ھ کو وفات پائی۔ (خلاصۃ الاثر، 3/309 تا 311)

❷ شیخ علی بن یحییٰ بن عمر عجیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ عجیمی کے چشم و چراغ اور شیخ سید نعمت اللہ قادری کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ مسجدِ حرام میں احناف کے مؤذن مقرر ہوئے۔ آپ کا وصال 1050ھ مطابق 1641ء کو ہوا۔ عالمی شہرت یافتہ عالمِ دین شیخ حسن بن علی عجیمی آپ کے فرزندِ دلبند ہیں۔ (مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء، ص6)

❸ خلاصۃ الاثر، 4/457



www.dawateislami.net

ہیں: آپ کے کمالات اور کرامات تمام آفاق بالخصوص دنوں مقدس بستیوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں متواتر مشہور ہو گئیں۔ آپ کی ولایت پر اہلِ زمانہ کا اجماع ہو گیا اور آپ کی شہرت عام ہو گئی، نیز اللہ پاک کی جانب سے آپ کو جو اسرار و کمالات عطا کئے گئے ان کی وجہ سے آپ کی شان میں طویل کلام کی حاجت نہ رہی۔[1]

## مکہ مکرمہ کے علما کا مستفیض ہونا

علومِ اسلامیہ میں مہارت کے ساتھ تصوف میں بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ آپ تحدیثِ نعمت کے لئے یہ فرمایا کرتے تھے: أعطي الأولياء بالكيل و أعطيت بالجزاف یعنی اولیائے کرام کو مقررہ مقدار (پیمائش) سے دیا گیا جبکہ مجھے بے حساب عطا کیا گیا۔[2]

مکہ مکرمہ کے کئی علما و مشائخ نے آپ کی صحبت اختیار کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا جیسا کہ شیخ حسن عجیمی کے والد شیخ نعمت اللہ جیلانی سے متاثر تھے، ان سے کئی روحانی فوائد حاصل کئے اور بیعت کا شرف پایا، بعد میں خرقہ بھی حاصل کیا۔ چنانچہ،

علامہ حسن عجیمی تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد (شیخ علی بن یحییٰ عجیمی) نے ان سے خرقہ حاصل کیا، اس وقت میں پنگھوڑے میں تھا، میرے والد صاحب ان کے خاص احباب میں سے تھے۔ انہوں نے شیخ نعمت اللہ سے سفید رنگ کا جبہ پہنا جس کی زیارت میں نے والد صاحب کی وفات کے بعد کی۔

شیخ نعمت اللہ نے قطبِ وقت شیخ ابو بکر بن سالم السقاف سے خرقہ حاصل کیا، انہوں

---

1. فوائد الارتحال و نتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر، ص 1670
2. القول السدید فی اتصال الاسانید (ثبت المنینی)، ص 76



www.dawateislami.net

نے دو مشائخ شیخ معروف بن عبد اللہ باجمال اور شیخ محقق عمر بن عبد اللہ بامخرمہ سے خرقہ حاصل کیا تھا۔(1)

علامہ شہاب الدین احمد بن علی منینی دمشقی(2) نے اپنی ثبت میں حزب الشریف نعمت اللہ تحریر کیا ہے جس کی اجازت انہیں اپنے استاذ علامہ شیخ احمد بن محمد نخلی مکی کے ذریعے حاصل ہوئی۔ چنانچہ،

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ (احمد نخلی مکی) نے اس حزب کی اجازت دی جو قطب الاقطاب مقربین، زین الاولیاء العارفین، سیدنا مولانا سید شریف نعمت اللہ بن سید عبد القادر قادری مکی کے احزاب میں شامل ہے۔ اللہ پاک اس سے ہمیں دنیا و آخرت میں نفع دے۔

شیخ احمد نخلی مکی فرماتے ہیں کہ مجھے اس حزب کی اجازت شیخ نعمت اللہ مکی کے صاحبزادے شیخ سید عامر مکی نے دی اور فرمایا کہ اسے نمازِ فجر کے بعد تین، تین مرتبہ اور

---

1 خبایا الزوایا، ص 123، 124

2 علامہ شہاب الدین احمد بن علی منینی دمشقی حنفی کی پیدائش 12 محرم 1089ھ کو منین مضافاتِ دمشق شام کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ علما و مشائخِ دمشق، قسطنطنیہ، حرمین طیبین بلکہ جن صحابی حضرت عبد الرحمن شمہورش رضی اللہ عنہ سے مستفیض ہوئے اور سلسلۂ قادریہ خلوتیہ نقشبندیہ کے مشائخ سے اجازات پائیں۔ آپ حافظ و قاری، عالم و قاضی، محدث و مفتی، محقق و مدقق، مصنف و مؤرخ، شاعر و ادیب، متواضع، خوش اخلاق، شارحِ بخاری، استاذ العلماء اور مدرسِ مدرسۂ عالیہ کبری و جامع مسجد اموی دمشق تھے۔ آپ کی وفات ہفتے کے دن 19 جمادی الآخرہ 1172ھ کو ہوئی اور قبرستان مرج الدحداح دمشق، شام میں دفن کیا گیا۔ آپ کے بیٹے شیخ عبد الرحمن، شیخ علی اور شیخ اسماعیل کا شمار بھی علما میں ہوتا تھا۔ (سلک الدرر، 1/133 تا 145)



www.dawateislami.net

نمازِ مغرب کے بعد تین، تین مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد حزب کو تحریر فرمایا ہے۔[1]

## وفات و مزار

شیخ نعمت اللہ جیلانی کا وصال بروز جمعرات 13 ذیقعدۃ الحرام 1046ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوا۔ آپ کی نمازِ جنازہ میں لوگوں کا اژدھام تھا۔ آپ کے جنازے میں صاحبِ مکہ، قاضیِ مکہ، تمام رؤساء اور عام لوگ شریک ہوئے۔[2]

وصیت کے مطابق شعبِ بنو عامر میں پہاڑ کے دامن میں آپ کے تیار کردہ مقام میں تدفین کی گئی۔[3] بعد میں مزار تعمیر ہوا۔ لوگ آپ کے مزار کی زیارت کر کے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

شیخ احمد قطان لکھتے ہیں: آپ کے مزار میں آپ اور آپ کی اولاد دفن ہوئی۔ آپ کا مزار و آستانہ مشہور ہے۔[4]

خلاصۃ الاثر میں وصال کا دن 16 ذیقعدہ اور عمر 74 سال جبکہ تحصیل المرام اور افادۃ الانام میں وفات 26 ذیقعدہ تحریر کی گئی ہے۔[5]

---

1. القول السدید فی اتصال الاسانید (ثبت المنینی)، ص 76
2. تنزیل الرحمات علی من مات، 2/176... فوائدُ الارتحال ونتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر، ص 1670
خلاصۃ الاثر کی جلد 4 کے صفحہ 457 پر وفات کی تاریخ سادس و عشرین ذی القعدۃ لکھی ہے، اس سے مراد سادس و عشرین بھی ہو سکتا ہے اور سادس و عشر بھی۔ یعنی حضرت نعمت اللہ قادری کا وصال 26 یا 16 ذیقعدہ کو ہوا۔ (علامہ دحلان ومساھماتہ العلمیۃ وبالتصوف والصوفیۃ، ص 10)
3. نظم الدرر، ص 241... عقد الجواھر والدرر، ص 604... سمط النجوم، 4/461
4. تنزیل الرحمات علی من مات، 2/176
5. خلاصۃ الاثر، 4/458... تحصیل المرام، ص 683... افادۃ الانام، 2/280



www.dawateislami.net

ان اقوال میں 13 ذیقعدۃ الحرام کے قول کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ شیخ محمد بن علی طبری حسینی مکی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے مزار کی زیارت(سارا سال)بالخصوص 13 ذیقعدہ کو کی جاتی ہے۔[1] اس سے معلوم ہوا کہ عام لوگوں میں بھی وصال کی تاریخ 13 ذیقعدہ ہی معروف تھی۔

## آل اولاد

آپ کی اولاد میں آپ کے تین صاحبزادے شیخ سید محمد بن نعمت اللہ مکی، شیخ سید عامر بن نعمت اللہ مکی اور شیخ سید عثمان بن نعمت اللہ مکی ہیں۔

شیخ سید محمد بن نعمت اللہ مکی کا شمار اہلِ علم میں ہوتا تھا۔ ان کے شاگردوں میں اہم نام ان کے چھوٹے بھائی شیخ سید عامر کا ہے۔ شیخ سید عامر کی ولادت مکہ مکرمہ میں کم و بیش 1030ھ میں ہوئی۔ انہوں نے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ والدِ گرامی نے ان کی تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ انہوں نے جن مشائخ سے استفادہ کیا ان میں والدِ گرامی شیخ نعمت اللہ جیلانی، بڑے بھائی شیخ سید محمد جیلانی اور شیخ الشیوخ شیخ عیسی بن محمد ثعالبی جزائری مکی مالکی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کو کئی مشائخ سے خرقۂ خلافت بھی حاصل ہوا۔ ان کے ساتھ کئی عجیب واقعات اور غیر معمولی روایات پیش آئیں۔ یہ تصوف کی طرف زیادہ میلان رکھتے تھے اور صوفیا کی کتب بالخصوص شیخ عبدُ الوہاب شعرانی کی کتب پڑھنا ان کا مشغلہ تھا، نیز انہوں نے علامہ شعرانی کی کتب کی کتابت کئی جلدوں میں کی۔ یہ عالم و فاضل، زاہد و صوفی، اعلیٰ اخلاق کے مالک، خوش مزاج اور متقی انسان تھے۔ یہ اپنے پڑوس میں محتاج اور غریب لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے، ان کی حاجات معلوم کر کے ان کی

1. تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، 2/69



www.dawateislami.net

ضروریات پوری کرتے، جنہوں نے کوئی ضرورت کا سامان بازار سے منگوانا ہوتا تو ان کو کہتے، یہ اسے اٹھا کر لاتے اور ان تک پہنچاتے تھے۔ یہ ان کی زندگی بھر کا معمول رہا۔

شیخ الشیوخ شیخ ابو الاسرار علی بن حسن عُجیمی فرماتے ہیں کہ یہ میرے مصاحب اور دوست تھے۔ اس گھرانے سے محبت مجھے اپنے والدِ گرامی شیخ علی بن یحییٰ عُجیمی سے ملی تھی۔ میرے والدِ گرامی ان کے والد شیخ سید نعمت اللہ جیلانی کے محبین بلکہ خواص میں شامل تھے۔ شیخ سید عامر نے مجھ سے بھی استفادہ کیا اور اجازات حاصل کیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ یہ اپنی عادات پر قائم رہے حتی کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت میں لے لیا اور وفات دے دی۔ معلوم ہوا کہ یہ شیخ علی عُجیمی کی حیات میں وصال کر گئے۔ شیخ علی عُجیمی کا وصال 1113ھ میں ہوا۔[1]

ان کے صاحبزادے شیخ سید ابراہیم بن سید عامر بن سید نعمت اللہ ہیں جو مکہ مکرمہ کے اہلِ فضل و کمال معززین میں سے ہیں۔[2]

حضرت شیخ عبد الستار دہلوی مہاجر مکی نے لکھا ہے کہ شیخ الاسلام مولانا سید احمد بن سید زینی بن سید عثمان بن سید نعمت اللہ بھی ان کی ذریت سے ہیں۔[3]

آج 28 رمضان المبارک 1445ھ بروز پیر یہ مضمون مکمل ہوا۔ اس کی تکمیل میں محترم عابد حسین پیرزادہ صاحب نے علمی تعاون فرمایا، جس پر راقم ان کا شکر گزار ہے۔

ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری

---

❶ خبایا الزوایا، ص 221، 222

❷ تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، 2/68

❸ تنزیل الرحمات علی من مات، 2/176



www.dawateislami.net

# ماخذ و مراجع


- عقد الجواهر و الدرر، شیخ محمد بن ابو بکر بن احمد شلی حضرمی مکی، م1093ھ، مرکز الملک فیصل للبحوث و الدراسات الاسلامیہ ریاض1435ھ
- تنزیل الرحمات، شیخ احمد قطان مکی مالکی، 1109ھ، مخطوطہ
- اعلام للزرکلی، امام خیر الدین زرکلی، م1396ھ، دار العلم لملایین 2005ء
- قصد السبیل، شیخ محمد امین بن فضل اللہ المحبی، م1111ھ، مکتبۃ التوبۃ ریاض1415ھ
- خلاصۃ الاثر، شیخ محمد امین بن فضل اللہ المحبی، م1111ھ، المطبعۃ الوھبیۃ2012ء
- سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ ابو الفضل محمد خلیل بن علی مرادی، م1206ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت1418ء
- سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، شیخ عبدُ الملک بن حسین عاصمی، م1111ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت1419ھ
- مختصر نشر النور، شیخ عبدُ اللہ مِرداد ابو الخیر مکی، م1343ھ، عالم المعرفۃ جدۃ، عرب1406ھ
- نظم الدرر مع نشر الدرر، شیخ عبد اللہ بن محمد غازی مکی حنفی، م1365ھ، المکتبۃ الاسدیہ، مکۃ مکرمہ1435ھ
- مکہ مکرمہ کے عجمی علماء، عبد الحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال 2001ء
- خبایا الزوایا، شیخ ابو الاسرار حسن بن علی عجیمی، م1113ھ، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ قاہرہ مصر1430ھ
- تاریخ مکۃ اتحاف فضلاء الزمن بتاریخ ولایۃ بنی الحسن، شیخ محمد بن علی بن فضل مکی، م1173ھ، دار الکتاب الجامعی
- تحصیل المرام، شیخ محمد بن احمد صبّاغ مالکی، م1321، المکتبۃ الاسدیہ، مکۃ المکرمۃ، 1424ھ
- امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماءِ مکّۂ مکرمہ، محمد بہاء الدین شاہ، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی 1427ھ
- افادۃ الانام بذکر اخبار بلد اللہ الحرام، شیخ عبد اللہ بن محمد غازی مکی حنفی، م1365ھ، المکتبۃ الاسدیہ، مکۃ مکرمہ 1430ھ
- مفتاح السرائر و کنز الذخائر، شیخ ابو بکر بن سالم علوی حسینی، 992ھ، مطبعۃ المدنی، قاہرہ مصر1385ھ
- اغلی الجواہر المنتقی من تراجم حاوی جمیع المفاخر، شیخ ابو بکر بن سالم علوی حسینی، 992ھ، قسم البحث العلمی لدار الاصول
- فوائدُ الارتحال و نتائج السفر فی اخبار القرن الحادی عشر، شیخ مصطفیٰ بن فتح اللہ شافعی مکی، م1143ھ، دار النوادر بیروت1432ھ
- القول السدید فی اتصال الاسانید، شیخ احمد بن علی بن عمر منینی، م1172ھ، مخطوطہ
- علامہ دحلان و مساھماتہ العلمیۃ و بالتصوف و الصوفیۃ، محسن محمد علی الفنانی، کلیۃ نہج الرشاد الاسلامیہ، تشماکالا، ترشور، کیرالا ہند دسمبر 2017ء




www.dawateislami.net

# خواتین کے لئے اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

15 سو سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواتین سے متعلق شفقت ورحمت بھری تعلیمات پر مشتمل ماہنامہ خواتین کا خصوصی شمارہ

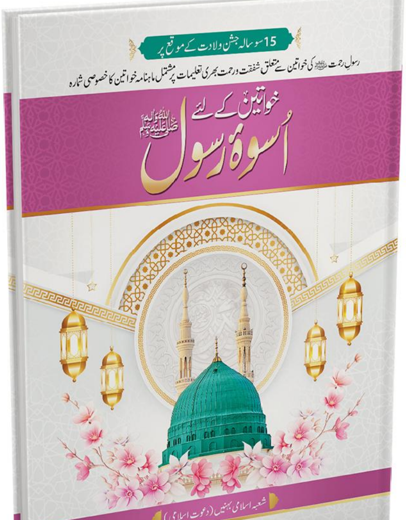


آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے۔